بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ✦ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۳ | بدھ ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ✦ ۲۵ صلح ۱۳۶۳ ہش ✦ ۲۵ جنوری ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۱

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(۲۴ جنوری ۱۹۸۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ کمزوری بہت ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

جماعت احمدیہ کی خدمات کے بغیر سیرالیون سے حق نابود ہو جاتا

اس جماعت کی خدمات کا شکریہ ادا کرنا اہلِ سیرالیون کا فرض ہے:

سیرالیون کی جماعت احمدیہ کی بوریجن کی سوکٹے کانفرنس سے ریجنل منسٹر کا خطاب

سیرالیون سے مبلغ اسلام مکرم حنیف احمد محمود صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ سیرالیون کے بوریجن کی سرکٹ کانفرنس مورخہ ۵ نومبر ۱۹۸۳ء کو احمدیہ سیکنڈری سکول بو میں منعقد ہوئی جس میں بو ٹاؤن کے علاوہ صوبہ بھر کی جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔

آنریبل ریجنل منسٹر بشیر وکمارا بھی اس موقعہ پر تشریف لائے۔ اور انہوں نے جماعت احمدیہ کو شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ انھوں نے جماعت کی ابتدائی تعلیمی و تدریسی کاوشوں کا مختصر ذکر کرنے کے بعد فرمایا:۔

"میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اور گرانقدر خدمات کا شکریہ ادا کرنا تمام مسلمانانِ سیرالیون کے ذمہ ایک بہت بڑا فریضہ ہے۔ یہ خدمات انہوں نے حق کی خاطر انجام دیں۔ ہو سکتا تھا کہ اس کے بغیر سیرالیون کی سرزمین سے حق نابود ہو جاتا۔

اگر کوئی مورخ سیرالیون کی تاریخ لکھتے وقت جماعت کی نمایاں خدمات کو نظر انداز کرے اور جماعت کی سنہری حروف سے لکھی جانے والی اسلامی تاریخ کو تو اس ملک کی تاریخ بالکل مسخ ہو کر رہ جائے گی۔

اس ملک میں احمدیہ مشن کی کوششوں کے آغاز سے لے کر اب تک ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس نے نہایت کامیابی کے ساتھ یہاں کے لوگوں کو توہمات کی زندگی اور توہمات کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر یقین محکم کی بلند چٹان پر قائم کر دیا اور ظلم وستم سے نجات دلا کر انسانیت کا سبق دیا۔ آج سیرالیون میں اس مشن کی کوششوں کے طفیل بو، فری ٹاؤن، جورو، سنبگی اور بواجے بو کے علاوہ تقریباً ایک درجن مزید سیکنڈری سکول تعلیمی میدان میں اپنا مقام حاصل کر چکے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں نہ صرف لڑکوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہے بلکہ لڑکیوں کی تعلیم و اسلامی تربیت کا بھی معقول انتظام ہے۔"

اس موقعہ پر مولانا محمد صدیق صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج سیرالیون نے وزیر موصوف کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ (مرسلہ: وکالتِ تبشیر)

"یومِ مصلح موعود"

۲۰ فروری بروز اتوار "یومِ مصلح موعود" کا مبارک دن آرہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ اس روز خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی "مصلح موعود" کو پورے شوق اور اہتمام سے منائیں۔ مقامی طور پر اس روز جلسے کریں جن میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

جماعتیں اپنی سہولت کے پیش نظر ۲۰ فروری کی بجائے اس کے نزدیک کسی دوسرے دن بھی یہ تقریب منا سکتی ہیں۔ جلسہ کی کارروائی کی تفصیلی رپورٹ نظارت ہذا کو بھیجی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں عزیز مکرم مرزا احسن احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب اور عزیزہ مکرمہ مینا مبارکہ صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔

اس روز بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی کوٹھی پر تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی جس میں کثیر التعداد احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

اگلے روز ۱۹ دسمبر ۱۹۸۳ء کو دو بجے بعد دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے محترم مرزا رشید احمد صاحب مرحوم کی کوٹھی واقعہ دارالصدر غربی میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت اس میں بھی شرکت فرمائی اور دعوت طعام کے اختتام پر دعا کرائی۔ دعا میں جملہ حاضرین (جن میں خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، بزرگانِ سلسلہ اور کثیر التعداد مقامی احباب شامل تھے) شریک ہوئے۔

مکرم مرزا احسن احمد سلمہ سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے پوتے اور محترم مرزا رشید احمد صاحب مرحوم اور محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ مرحومہ کے نواسے ہیں۔ نیز عزیزہ مینا مبارکہ صاحبہ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کی پوتی اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک کرے اور اسے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساری جماعت کے لئے مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین!

○

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر - مسعود احمد - پرنٹر عبدالحی - مطبع - ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت - دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ
۲۵ صلح ۱۳۶۳ ہش

معاشرتی برائیوں کے گرداب میں پھنسی ہوئی اقوام کا انجام

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی قوم میں برائیوں کے عام ہونے کی وجہ سے معاشرتی فساد و بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو وہ قوم انجام کے لحاظ سے انتہائی خطرناک صورت حال سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معاشرتی برائیوں کے گرداب میں پھنسی ہوئی قوم اللہ کی ناراضگی مول لے کر اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا لیتی ہے۔

ہوتا یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو معاشرتی برائیوں کے گرداب سے نکالنے کی غرض سے اپنے کسی بندۂ خاص کو اصلاح کے کام پر مامور فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وہ بندۂ خاص انہیں معاشرتی برائیوں سے باز آنے اور نیکیاں بجا لانے کی تلقین کرتا ہے اور انہیں سلامتی کے راستہ کی طرف بلاتا ہے تو وہ اپنی اصلاح کرنے کی بجائے اس کے ساتھ دشمنی شروع کر دیتے ہیں اور ظلم کا بازار گرم کر کے اپنے گناہوں اور جرائم کی طویل فہرست میں مزید گناہوں اور جرائم کا اضافہ کر لیتے ہیں۔ روز افزوں معصیت کے ساتھ ساتھ ظلم اور وحشت و بربریت پر مبنی ان کا یہ طرز عمل اللہ کے غضب کو مزید بھڑکانے کا موجب بنتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اصلاح کے دروازے اپنے اوپر بند کرنے والی ایسی قوم عذاب الٰہی کا مورد بنے بغیر نہیں رہتی۔ اس عذاب سے صرف وہ لوگ ہی محفوظ رہتے ہیں جو انہیں برائیوں سے بچانے کے اہم اور عظیم الشان کام پر مامور ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بنی اسرائیل کی نافرمانیوں اور مظالم اور ان کی پاداش میں ان پر آنے والے عذاب کو بطور مثال پیش کر کے اس امر پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ وہ بنی اسرائیل کی نافرمانیوں اور ان کے مظالم کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے:۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝

(الاعراف آیات ۱۶۶-۱۶۷)

ترجمہ:۔ پس جب ان لوگوں (یعنی بنی اسرائیل) نے اس نصیحت کو بھلا دیا جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو جو (انہیں) برائیوں سے منع کرتے تھے (اور سلامتی کے راستہ کی طرف بلاتے تھے) نجات دے دی اور جو لوگ ظالم تھے انہیں ایک نہایت تکلیف دہ عذاب میں مبتلا کر دیا۔ کیونکہ وہ اطاعت سے نکل رہے تھے۔ پھر جب انہوں نے ان باتوں سے جن سے انہیں روکا گیا تھا باز آنے کی بجائے ان میں اور بھی ترقی شروع کی تو ہم نے ان کو کہا ذلیل بندر صفت ہو جاؤ

اس سے ظاہر ہے کہ کسی قوم میں اللہ تعالیٰ کی صریح نافرمانی کے طور پر معاشرتی برائیوں کا پھیل جانا اس کے خطرناک انجام کی طرف دلالت کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ ایسے لوگوں پر نصیحت کا اثر کیوں نہیں ہوتا۔ جب انہیں ہر قسم کی معاشرتی برائیوں سے روکا جاتا ہے تو وہ ان سے رکنے کیوں نہیں اور الٹا روکنے والوں کے خلاف کیوں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور کیوں ان کے خلاف ظلم کرنے پر اتر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کی فطرت اس حد تک مسخ ہو جاتی ہے کہ انہیں برائیوں میں مزہ آنے لگتا ہے اور وہ ان کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ وہ انہیں ترک نہیں کر سکتے۔ شیطان انہیں ان کے برے اعمال کو خوبصورت کر کے دکھا رہا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ برائی کو برائی گردانا چھوڑ دیتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں۔ ان کی یہ ذہنیت ہی انہیں لے ڈوبتی ہے اور وہ عذاب کا نشانہ بنے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سابقہ نافرمان قوموں کی اس ذہنیت اور ان کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

اپنے پیارے چھوٹے بھائی
عزیزم ڈاکٹر طیب عارف کی وفات پر

اڑان ایسی کہ ہلچل مچی فضاؤں میں
عروج اتنا تو دیکھا نہ آشناؤں میں

زمیں پہ آئے تھے عرشِ بریں کے باشندے
خود اسکو لے کے گئے رحمتوں کی چھاؤں میں

وہ خوش لباس تو آخر بھی خوش لباس رہا
چلا وہ خلد کو لپٹا ہوا دعاؤں میں

دراز قامت و خوش رنگ خوبرو چہرہ
بڑا وقار بڑی سادگی اداؤں میں

نگاہ گہری تبسم لبوں پہ دل آویز
اسی کی صوت کا ہے جلترنگ فضاؤں میں

صبیح، مصفّٰی و بے داغ دامنِ طیب
وہ ایک قائدِ بے نام پارساؤں میں

صفا و صدق کا پیکر عجیب مردِ جواں
بڑا وجیہہ لگا دودھیا رداؤں میں

غلامِ احمدِ ہندی نثارِ ختمِ رسلؐ
خدائے پاک جگہ دے انہیؑ کے پاؤں میں

بغرض دینِ متیں تھا وہ مخلص و پیارا[1]
پہاڑ، عزم و عمل کا تھا ابتلاؤں میں

بڑا اداس و پریشان ہوں میں اور تنہا
جو اذن ہو تو چلا آؤں تیرے گاؤں میں

ڈاکٹر عارف محمود

[1] سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ۲۳ دسمبر ۱۹۸۳ء میں فرمایا کہ عزیز مرحوم خدمتِ دین کے لئے خود کو پیش کر چکا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۷)

شجرِ احمدیت کے شیریں ثمار

تقریر جلسہ سالانہ : ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ
امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

چائے کی پیالی پر روزہ

ہمارے ایک افریقی دوست عمری عبیدی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ربوہ آئے۔ آپ یہ ملاحظہ کریں کہ کیسے کیسے شیریں پھل شجرِ احمدیت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لگے۔ عمری عبیدی ربوہ میں زیرِ تعلیم تھے۔ انجمن کے وظیفہ پر پڑھتے رہے تھے۔ غیر ملکی تھے تمدن کا فرق تھا۔ زبان کی دقت بھی تھی مگر کوئی چیز ان کے حصولِ علم کے شوق اور ان کے جذبۂ ایمان کو ماند نہیں کر سکتی تھی۔ ایک روز اپنے ایک ہم جماعت سے کہنے لگے کہ میرا فلاں مضمون کمزور ہے وہ مجھے پڑھا دو۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس وقت پڑھاؤ جو میں مقرر کروں۔ چنانچہ وہ طالب علموں کے درمیان فجر کی نماز سے پہلے کا وقت طے ہوا۔ ہمارے وہ دوست بیان کرتے ہیں کہ ہم فجر کے وقت بیٹھا کرتے۔ ربوہ میں بجلی نہیں تھی۔ تیل کا ایک لیمپ جلایا جاتا۔ جس کی روشنی میں ہم پڑھتے۔ اسی لیمپ کے اوپر ایک چھوٹے سے برتن میں عمری عبیدی چائے کا پانی رکھ دیتے اور چائے تیار ہونے پر ہم دونوں ایک ایک پیالی پی لیتے۔ عمری عبیدی نے برفی کے چند ٹکڑے رکھے ہوتے تھے جس میں سے دو ایک ٹکڑے وہ کھاتے اور کچھ مجھے بھی پیش کرتے۔ ایک روز اس دوست نے عمری عبیدی سے کہا آپ یہ تکلف کیوں کرتے ہیں اس کی ضرورت نہیں۔ عمری عبیدی نے جو بات سنائی اُسے سُن کر یقیناً رات کے پچھلے پہر سمائے دنیا پر اترے ہوئے فرشتے بھی جھوم اٹھے ہوں گے۔ عمری عبیدی نے کہا کہ بھئی یہ تکلف نہیں۔ یہ میری مجبوری ہے میں اس چائے کی پیالی اور اس برفی پر روزہ رکھا کرتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ مجھے اپنے ملک میں جا کر تبلیغ اسلام کرنی ہے اور مجھے ہر وقت کتابوں کی ضرورت ہوگی۔ میرے وظیفہ میں سے اتنی رقم پس انداز نہیں ہو سکتی کہ میں کتابیں خرید سکوں۔ چنانچہ میں نے یہ دستور بنا لیا ہے کہ اس وقت روزہ رکھ لیتا ہوں اور شام کو روزہ کھول کر پیٹ بھر کر کھانا کھا لیتا ہوں۔ اور یوں ناشتہ اور دوپہر کے کھانے کی رقم بچ جاتی ہے جسے پس انداز کر کے میں کتابیں خرید سکتا ہوں

عیش و عشرت کی رات

تہجد کی رات :

ہمارے انڈونیشیا کے ایک مبلغ نے بیان کیا کہ انڈونیشیا کی اخلاقی حالت بھی یورپ سے کچھ کم نہیں۔ چنانچہ انڈونیشیا میں ہفتہ کی رات پورا انڈونیشیا عیش و طرب میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے اور انڈونیشیا کی زبان میں اسے لمبی رات یا عیش و عشرت کی رات کہا جاتا ہے۔ مگر احمدیت نے ان کی اقدار اس قدر بدل دی ہیں کہ وہی عیش و عشرت کی رات احمدیوں میں تہجد کی رات کہلاتی ہے۔ اور یہ گویا پورے انڈونیشیا کے احمدیوں میں محاورہ بن گیا ہے اور اس رات انڈونیشیا کے ہر شہر میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ مسجد میں باجماعت تہجد کی نماز ادا ہوتی ہے۔

اسلامی غیرت

شجرِ احمدیت کا ایک شیریں پھل وہ اسلامی غیرت ہے جو احمدیت کی بدولت حاصل ہوئی۔ مغربی افریقہ میں عیسائی سکولوں نے عیسائیت کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ جو مسلمان طلباء ان اداروں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ عموماً اسلامی جذبہ اور عقیدت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ہمارا ایک احمدی طالب علم کسی زمانہ میں ایک عیسائی ادارے میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔ ہر کلاس میں اوّل آتا تھا۔ عیسائی پادریوں نے اسے اپنے دام میں پھنسانا چاہا۔ چنانچہ ایک مرتبہ اسکول میں تقسیم انعامات کے موقع پر اسے ایک ڈبیہ انعام میں دی گئی۔ اس نے جو ڈبیہ کو کھولا تو اس کے اندر سے صلیب نکلی۔ اس طالب علم کی غیرتِ ایمانی نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ صلیب کی ڈبیہ انعام میں قبول کرے۔ اس نے یہ کہہ کر کہ میں مسلمان ہوں آپ کی صلیب قبول نہیں کر سکتا۔ فوراً ڈبیہ ان کی طرف پھینک دی جس سے مجمع میں سناٹا چھا گیا۔ جملہ حاضرین اس احمدی طالب علم کی غیرتِ ایمانی کو دیکھ کر عش عش کر اٹھے۔ یہ احمدیت کے شیریں اثمار ہیں۔

اسلام کے لئے یہ غیرت احمدیت کا شیریں ثمر ہے۔ ۱۹۳۲ء کا ذکر ہے پنڈت بودھ چندر اپنے چند شاگردوں کے ساتھ قادیان آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ :-

"میں آسان تجویز پیش کرتا ہوں آپ ہمیں چار طالب علم دیں ہم ان کے کھانے پینے اور پڑھائی کے سب اخراجات برداشت کریں گے اور ان کو عربی کی تعلیم دیں گے۔ اور اگر عربی پڑھنے کے بعد مسلمان ہونے کا اظہار کریں تو ہم ان کو مسلمان بھی نہیں کریں گے۔ اسی طرح چار طالب علم ہم آپ کو دیں گے۔ خرچ ان کا بھی ہم ہی اٹھائیں گے۔ آپ ان کو سنسکرت پڑھائیں اور اگر وہ ہندو ہونا چاہیں تو ہم انہیں روکیں گے نہیں۔"

لیکن پنڈت جی اس بات پر راضی نہیں ہوئے لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان ہی طالب علموں میں سے ایک طالب علم جو پنڈت دھنی رام کا بیٹا تھا ان ہی شرائط پر عربی پڑھنے کے لئے قادیان آ گیا۔ چنانچہ اس کے لئے علیحدہ ہندوانہ طرز کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ ایک ہندو باورچی رکھا گیا۔ مگر جب وہ نوجوان تعلیم سے فارغ ہوا۔ تو وہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ وہ اسلام کی خوبیوں کا ایسا گرویدہ ہو چکا تھا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ جانتے ہیں یہ شخص کون تھا۔ یہ اسلام کا وہ کامیاب مناظر جو آریوں سے جب مناظرہ کرتا تو اُن کے چھکے چھڑا دیتا تھا۔ یہ مہاشہ محمد عمر صاحب تھے جو بعد میں ایک نہایت کامیاب مبلغ اور مناظر ثابت ہوئے۔

ایک معجزانہ واقعہ :

۱۹۳۸ء میں ان ہی مہاشہ محمد عمر کا مناظرہ آریہ سماج کے مشہور مناظر پنڈت رام چندر سے ہوا۔ اور اس مناظرے میں اللہ تعالیٰ نے قبولیتِ دعا اور تائیدِ غیبی کا وہ نشان دکھلایا جو شجرِ احمدیت کا شیریں ثمر ہے۔ مناظرے کے دوران مہاشہ محمد عمر صاحب نے ایک حوالہ پیش کیا۔ مگر کتاب ان کے پاس موجود نہیں تھی۔ پنڈت رام چندر نے حوالہ طلب کیا۔ اور مہاشہ صاحب یہ کہہ کر ٹالتے رہے کہ آپ حوالہ کا انکار کریں تو ہم حوالہ بھی دکھا دیں گے۔ جب دو ایک مرتبہ ایسا ہوا تو پنڈت رام چندر کو یقین ہو گیا کہ کتاب مہاشہ صاحب کے پاس نہیں ہے۔ چنانچہ شیر ہو گیا اور بڑی تحدی کے ساتھ اور اصرار کے ساتھ حوالہ کا مطالبہ کیا۔ جب مہاشہ صاحب کی پوزیشن ظاہر کچھ کمزور نظر آئی تو سیٹھ ہاڑی مل ایک شخص بڑے جوش میں آ کر میز پر چڑھ گیا اور شور مچانے لگا کہ اگر حوالہ دکھا دو تو میں اپنے بیوی سے خاندان سمیت مسلمان ہو جاؤں گا۔ اور پچاس ہزار کی جائداد بھی دے دوں گا۔ ایک عجیب سماں پیدا ہو گیا۔ ہماری جماعت کے لوگ بھی کچھ پریشان ہو گئے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی پاس ہی تشریف رکھتے تھے۔ انہیں جب صورتِ حال کا علم ہوا تو وہ وضو کر کے اندر تشریف لے گئے اور خدا سے عرض کی کہ تو نے تو اپنے مسیح موعودؑ کو وعدہ دیا ہے کہ اِنّی معینٌ من اراد اعانتک اِنّی مھینٌ من اراد اھانتک۔ اس وقت تیرے مسیحؑ کا ایک غلام اس اعانت کے لئے کھڑا ہے۔

چنانچہ عین اس وقت ایک دوست مہاشہ محمد عمر صاحب کے پاس آئے اور کہا :-

"مجھے بتائیے کہ کون سی کتاب ہے شاید ہمارے گھر میں ہو۔"

مہاشہ صاحب نے غصہ سے کہا کہ تمہارے گھر میں کیسے ہو سکتی ہے۔ لیکن اس دوست نے اصرار کیا اور کہا کہ :-

"ہمارے گھر میں ایک بڑی سی کتاب پڑی ہے شاید وہی نہ ہو۔"

چنانچہ وہ دوڑ کر گئے اور کتاب اٹھا لائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھا تو وہی کتاب تھی۔ جس کی ضرورت تھی۔ اور اس کے صفحہ ۹۵۴ پر مطلوبہ حوالہ موجود تھا۔ چنانچہ حماشہ صاحب وہ کتاب لے کر کھڑے ہو گئے اور بآواز بلند وہ حوالہ پڑھ دیا۔ اور ہاڑی مل سے کہا:

"آؤ اور اپنی چوٹی کٹوانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

مجمع پر سناٹا چھا گیا اور آریہ سماجی پنڈت رام چندر اور سلیٹھ ہاڑی مل تمام ہندوؤں کے ساتھ بھاگ گئے اور مسلمانوں نے خوشی سے تمام گاؤں میں یہ اعلان کر دیا کہ اب ہاڑی مل کو مسلمان ہو جانا چاہیئے۔

ہاڑی مل ایک ہفتہ تک اپنے گھر سے باہر نہیں نکلا اور اسی دوران مر گیا۔

(ملخص برہان ہدایت ص ۲۵۳ تا ۲۵۶)

چنانچہ وہ جو خدا کے مسیح کی توہین پر تلا ہوا تھا۔ وہ ذلیل اور رسوا ہوا۔ اور وہ پنڈت زادہ جو مسیح اور مہدیؑ کی غلامی میں مسلمان ہو کر اس کی اعانت کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ اس کے لئے خدا نے غیب سے اعانت کے سامان پیدا فرمائے۔

بدو ملہی جیسی دور افتادہ جگہ نہ شہر تھا نہ لائبریری کوئی ظاہری امکان اس بات کا نہیں تھا کہ حوالہ مل جاتا۔ ایک ایسی کتاب جس کا نام بھی معلوم نہیں تھا۔ اس کے بارے میں خیال گزرنا کہ شاید ہمارے گھر میں ہو خالص خدائی تقدیر اور تصرف کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

خواتین کی قربانیاں:

قربانیوں کے میدان میں عورتیں بھی کچھ پیچھے نہیں رہیں اور یہ سلسلہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم اور حضرت مسیح موعودؑ کی صحابیات سے لے کر آج تک ایک میٹھے چشمے کی طرح جاری ہے:-

"کیا ہی سچی بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے اس کی مثال اس گلاب کے پھول کی سی ہوتی ہے جس سے عطر تیار کیا جاتا ہے۔ لوگ اس دکان کو تو یاد رکھتے ہیں جہاں سے عطر خریدتے ہیں۔ مگر اس گلاب کا کسی کو خیال بھی نہ آتا جس نے مر کر ان کی خوشی کا سامان پیدا کر دیا۔"

(تاریخ لجنہ جلد اول ص ۱۶-۱۷)

حضرت مصلح موعودؓ نے جب "الفضل" جاری فرمایا۔ تو اس کے لئے بھی تو دو خواتین مبارکہ کی قربانیاں تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ جماعت کی مالی حالت کمزور تھی۔ چنانچہ حضرت ام ناصرؓ نے اپنے دو زیور دے دیئے اور حضرت اماں جان نے ایک زمین دے دی جو اس زمانے میں قریباً ایک ہزار روپے میں بکی۔ اس قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ام ناصرؓ کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:-

"انھوں نے یہ جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنوئیں میں پھینک دینا ..... اپنے دو زیور مجھے دے دیئے کہ میں ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دوں۔ ان میں سے ایک تو ان کے اپنے کڑے تھے اور دوسرے ان کے بچپن کے کڑے تھے جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم سلمہا اللہ کے استعمال کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ میں زیورات کو لے کر اسی وقت لاہور گیا اور پونے پانچ سو کو وہ دونوں کڑے فروخت ہوئے۔ یہ ابتدائی سرمایہ الفضل کا تھا"

حضور فرماتے ہیں:-

"الفضل اپنے ساتھ میری بے بسی کی حالت اور میری بیوی کی قربانی کو تازہ رکھے گا ..... اس حسن سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیئے جن سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا اور میرے لئے زندگی کا ایک نیا ورق الٹ دیا۔ بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لئے ایک بہت بڑا سبب پیدا کر دیا۔"

امریکہ کے مشن کا آغاز ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے چندہ کی تحریک فرمائی تو اس میں بھی احمدی خواتین نے قربانی کی نہایت عمدہ مثال قائم کی۔ مکرم و محترم ماسٹر محمد حسن آسان صاحب کی اہلیہ نے اس مقصد کے لئے اپنی سونے کی بالیاں پیش کر دیں۔ اور پھر چندہ کی تحریک کی جس پر خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

برلن کی مسجد کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی۔ تو حضور نے یہ اعلان فرمایا کہ یہ مسجد صرف عورتوں کے چندہ سے بنے۔ شروع میں پچاس ہزار روپے چندہ کی تحریک کی گئی جو بعد میں بڑھتی ہوئی ضروریات کے ساتھ اسی ہزار تک پہنچ گیا۔ اس مسجد کے لئے چندہ کے لئے عورتوں نے جو قربانیاں پیش کیں وہ بھی رہتی دنیا تک یاد رہیں گی۔ جس اخلاص اور فدائیت کا نمونہ اس موقعہ پر خواتین نے دکھایا اس کی مثال کوئی اور قوم اپنی تاریخ میں نہیں کر سکتی۔ چنانچہ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے ..... برلن میں مسجد کے متعلق جو تحریک کی گئی ہے اس میں دیکھا گیا ہے کہ عورتوں نے اپنے اخلاص کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے جو کسی اور جگہ ہرگز نہیں مل سکتا۔"

اس تحریک کا ایک عجیب پھل جو لگا وہ یہ تھا کہ محض اس چندہ میں شامل ہونے کی غرض سے ایک سو کے قریب خواتین نے احمدیت قبول کر لی اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایسا کرشمہ تھا جس نے مخالفین کو بھی حیرت میں ڈال دیا۔

بیگم ڈاکٹر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے جو نمونہ دکھایا وہ خود ڈاکٹر شفیع احمد صاحب کی زبانی سنیئے۔ فرماتے ہیں:-

"جمعہ کی نماز جماعت دہلی خاکسار کے دفتر میں پڑھتی ہے جو لب سڑک واقع ہے۔ گزشتہ جمعہ کو خطیب صاحب نے حضرت اقدس کا خطبہ جمعہ کو جو الفضل میں چھپا ہوا تھا سنایا۔ یہاں سوائے میری اہلیہ کے باقی تمام مرد تھے اور میں سوچ رہا تھا کہ بعد نماز بیگم سے کہوں گا کہ مسجد کے لئے اپنی پازیب دے دیں۔ کہ اتنے میں دروازہ کی کھٹکھٹاہٹ میرے کان میں آئی اور میں گھر میں گیا جہاں وہ مصلیٰ پر بیٹھی خطبہ سن رہی تھیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کچھ بات نہیں کی اور اپنے گلے سے پنج لڑا طلائی ہار جو غالباً ۳۰ روپے کا تھا۔ مجھے دے دیا۔ جو میں نے اسی وقت خطیب صاحب کو لا کر دے دیا۔"

(تاریخ لجنہ ص ۹۵)

ایک پٹھان عورت کی قربانی:

اور اس نادار لیکن مخلص خاتون کا ذکر لجنہ کی تاریخ میں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا جس کا ذکر حضرت مصلح موعود نے یوں فرمایا:-

"ایک پٹھان عورت جو نہایت مسکین ہے اور جو اپنے ملک کے ..... مظالم سے تنگ آ کر قادیان ہجرت کر آئی ہے اور جو بوجہ ضعف کے سوٹا لے کر مشکل سے چل سکتی ہے اس نے دو روپے چندہ دیا۔ ایک اور پٹھان عورت جو نہایت ضعیف ہے اور چلتے وقت بالکل پاس پاس قدم رکھ کر چلتی ہے میرے پاس آئی اور اس نے دو روپے میرے ہاتھ پر رکھ دیئے ..... اس کی زبان پشتو ہے اور وہ اردو کے چند لفظ ہی بول سکتی ہے اپنی ٹوٹی ہوئی زبان میں اپنے ایک کپڑے کو ہاتھ لگا کر کہنا شروع کیا کہ دوپٹہ دفتر کا ہے۔ یہ پاجامہ دفتر کا ہے۔ یہ جوتی دفتر کا ہے میرا قرآن بھی دفتر کا ہے۔ یعنی میرے پاس کچھ نہیں میری ہر ایک چیز بیت المال سے مجھ کو ملی ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ ایک ایک حرف میرے دل پر نشتر کا کام کر رہا تھا۔ دوسری طرف میرا دل اس محسن کے احسان کو یاد کر کے جس نے ایک مردہ قوم میں سے ایسی زندہ اور سرسبز روحیں پیدا کر دیں۔ شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو رہا تھا۔ اور میرے اندر سے یہ آواز آ رہی تھی خدایا! تیرا مسیح کس شان کا تھا جس نے ان پٹھانوں کی جو دوسروں کا مال لوٹ لیا کرتے تھے اس طرح کایا پلٹ دی کہ وہ تیرے دین کیلئے اپنے ملک اور اپنے عزیز اور اپنے مال قربان کر دینے کو ایک نعمت سمجھتے ہیں۔"

(تاریخ لجنہ جلد اول ص ۹۰)

جب ملکانہ میں شدھی کی تحریک شروع ہوئی تو اس سلسلہ میں جو خدمات جماعت احمدیہ بجا لائی اور احمدی مبلغین نے جس جانفشانی سے کام کیا اس نے اپنوں اور غیروں سے داد حاصل کی۔ مگر احمدیوں میں تو عورتیں بھی اس میدان جہاد میں شامل ہونے کے لئے بے تاب ہو گئیں۔ بعض عورتوں نے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھے کہ انہیں بھی کچھ کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ بعض عورتوں نے ایک مبلغ کا خرچہ اٹھانے کا ذمہ لیا اور مختلف طریقوں سے شدھی کے خلاف کام کرنے کے لئے پیشکش کی۔ حضرت سیدہ امۃ الحی نے عید کے موقعہ پر ان راجپوت عورتوں کیلئے جنہوں نے فتنہ ارتداد کا جوانمردی سے مقابلہ کیا بیس عدد بڑے دوپٹے اور ایک چھوٹا دوپٹہ عید کے تحفے کے طور پر بھجوایا۔ چھوٹا دوپٹہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ نے جن کی عمر اس وقت صرف چھ سال تھی کسی چھوٹی بچی کے لئے بھجوایا۔ اس طرح سے دیگر لجنات نے بھی دوپٹے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کپڑے وغیرہ بھجوائے۔
(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ ۱۱ تا ۱۱۳)

دہلی کا جلسہ مصلح موعود:

دہلی میں جلسہ مصلح موعود کے موقع پر مخالفین کی طرف سے ہنگامہ آرائی کی گئی اور ایک موقع پر زنانہ جلسہ گاہ پر حملہ کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ اس وقت جو غیر مسلم اور غیر احمدی خواتین وہاں تھیں ان کی نسبت ان کے رشتہ داروں نے کہلا بھیجا کہ ہمیں اپنی مستورات کی نسبت بہت گھبراہٹ ہے۔ خطرہ بہت ہے کوئی انتظام کیا جائے۔

اس پر حضرت مصلح موعود نے اعلان کیا کہ:۔

"آپ فکر نہ کریں ہم پہلے آپ کی عورتوں کی حفاظت کریں گے۔"

چنانچہ زمانہ شاہد ہے کہ جماعت احمدیہ نے اپنا وہ وعدہ پورا کیا۔ بعض غیر احمدی مستورات کے ساتھ حضور کی صاحبزادیاں گئیں اور ان کو اپنے گھروں پر پہنچا کر آئیں۔ جلسہ گاہ میں جب خطرہ کی کیفیت تھی تو غیر مسلم اور غیر احمدی خواتین تو خطرہ کے احساس سے کانپنے لگیں۔ مگر احمدی عورتوں نے اس وقت بھی بہادری دکھائی اور وہ ان کے گرد حلقہ باندھ کر کھڑی ہو گئیں۔ اور کسی قسم کی گھبراہٹ یا پریشانی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور یہ نمونہ اس تنظیم اور تربیت کا نتیجہ تھا جو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے ذریعہ سے احمدی خواتین کو میسر آیا۔

ایک بیوہ عورت کی قربانی کی دلگداز داستان:

آج غالباً روئے زمین پر عورتوں کی کوئی اتنی بڑی اور فعّال تنظیم موجود نہیں جتنی لجنہ اماء اللہ ہے۔ اس بے نظیر جماعت کی عورتوں کی قربانی کی داستان ابھی ختم نہیں ہوئی۔ پاکستان بننے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے پاکستان کی خدمات کے سلسلہ میں عورتوں کو بھی توجہ دلائی اور فرمایا:۔

"ہر نعمت کے لئے کچھ قربانی دینی پڑتی ہے۔ اس ملک کو بچانا ہمارا کام ہے۔ اب انگریزوں کے خون سے اس ملک کو بچایا نہیں جا سکتا۔ بلکہ خود مسلمانوں کے خون سے اس ملک کو بچایا جائیگا۔"

حضور نے جماعت احمدیہ کو اس طرف توجہ دلائی اور اس معاملہ میں بعض عورتوں نے وہ نمونہ دکھایا جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ چنانچہ ایک جگہ ہمارے کارکن ریکروٹ بھرتی کرنے کے لئے گئے اور تحریک کی کہ پاکستانی فوج میں شامل ہونے کے لئے نام لکھوائیں۔ بعض قومیں ..... ایسے موقع پر بعض اوقات ہچکچاتی ہیں۔ ایسا ہی اس موقع پر ہوا۔ تحریک ہوئی کہ نام لکھوائیں مگر چاروں طرف خاموشی طاری رہی اور کوئی شخص اپنا نام لکھوانے کے لئے نہ اٹھا۔ ایسے میں ایک بیوہ عورت جس کا ایک ہی بیٹا تھا اس نے اپنے بیٹے کو پکارا

"او فلانے تو بولتا کیوں نہیں۔
تو نے سُنا نہیں خلیفۂ وقت کی طرف سے جنگ کے لئے بلایا جا رہا ہے"

اس پر اس لڑکے نے اٹھ کر اپنا نام لکھوایا اور اسے دیکھ کر دوسروں نے بھی اپنے نام لکھوائے۔ اس عورت کا ایک ہی بیٹا تھا۔ وہ بیوہ تھی اور اسے آئندہ کسی بیٹے کی امید نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر جب خدا اور اسلام کے نام پر آواز اٹھائی گئی تو پھر اس کے دل نے کہا کہ "میرا کوئی بیٹا رہے نہ رہے مجھے اس آواز پر جواب دینا چاہیئے۔"

جب اس واقعہ کی اطلاع حضور کو پہنچی تو حضور فرماتے ہیں:۔

"میں نے یہ واقعہ پڑھا تو بیشتر اس کے کہ میں اس خط کو بند کرتا میں نے خداوند تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کہا۔ اے میرے رب یہ بیوہ عورت اپنے اکلوتے بیٹے کو تیرے دین کی خدمت کے لئے یا مسلمانوں کے ملک کی حفاظت کے لئے پیش کر رہی ہے۔ اے میرے رب! اس بیوہ عورت سے زیادہ قربانی کرنا میرا فرض ہے۔ میں بھی تجھ کو تیرے جلال کا واسطہ دے کر تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اگر انسانی قربانی کی ضرورت ہو تو اے میرے رب اس کا بیٹا نہیں، میرا بیٹا مارا جائے۔"

(تاریخ لجنہ جلد دوم صفحہ ۱۱۴)

(باقی آئندہ)

قراردادِ تعزیت بر وفات چوہدری احمد دین صاحب چٹھہ

منجانب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مکرم چوہدری احمد دین صاحب چٹھہ ۸۰ سال کی عمر میں ۱۷ نومبر ۱۹۸۳ء کو بمقام گوٹھ عبدالسلام عمر دنات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ نے اپنے بھائیوں میں سے سب سے پہلے احمدیت قبول کی۔ آپ ہمیشہ خود اور اپنی اولاد کو بھی نماز باجماعت کی پابندی اور خدمت میں سرگرم رکھتے تھے۔ اور دعوت الی اللہ کے کام میں پورے تعہد کے ساتھ مصروف رہے۔ آپ نے تقسیم ملک سے قبل متعدد مذاکرات اور مناظروں کا اہتمام کیا جس کے نتیجے میں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے افراد اور خاندان احمدیت میں شامل ہوئے۔ آپ سالہا سال تک جماعت احمدیہ چک ۱۸۴ ر۔ ۷ کے سیکرٹری مال کے طور پر احسن رنگ میں کام کرتے رہے۔ آپ کو کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ، الفضل اور تمام رسائل کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ آخری عمر میں جب نظر کمزور ہو گئی تو اپنے بچوں سے کتب سلسلہ اور الفضل سنا کرتے تھے اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات سنتے اور پڑھتے تو اکثر آپ پر رقت طاری ہو جاتی تھی اور آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔ آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم منیر احمد صاحب بسمل ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی ہیں۔ اور اس وقت نائیجیریا میں فریضۂ تبلیغ میں مصروف ہیں۔ ان سے بڑے بیٹے مکرم نذیر احمد صاحب خادم ہیں اور معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور دو بڑے بیٹے گوٹھ عبدالسلام عمر میں مقیم ہیں۔ مرحوم چوہدری صاحب کے ایک بھائی مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب چک ۱۸۴ ر۔ ۷ کے ممبر دار اور جماعت کے صدر ہیں اور دوسرے بھائی چوہدری محمد عبداللہ صاحب بمقام ٹاہلی ضلع تھرپارکر میں رہتے ہیں۔ مرحوم بزرگان سلسلہ کی بے حد عزت کرتے تھے اور ان کے ساتھ اخلاص اور محبت کا تعلق رکھتے تھے۔

ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم نذیر احمد صاحب خادم معتمد مرکزیہ مکرم منیر احمد صاحب، مبلغ نائیجیریا اور مکرم چوہدری احمد دین صاحب کے دونوں بڑے بیٹوں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چٹھہ اور مکرم مسعود احمد صاحب چٹھہ اور مرحوم کی ہمشیرہ صاحبہ اور چاروں صاحبزادیوں اور دیگر لواحقین سے مرحوم کی وفات پر دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے اور مرحوم کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

(ہم ہیں اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ "ربوہ")

نیز مجلس خدام الاحمدیہ مغل پورہ حلقہ شالامار ٹاؤن اور مجلس خدام الاحمدیہ مغل پورہ لاہور اور مجلس خدام الاحمدیہ کروندی نے بھی قرارداد ہائے تعزیت پاس کی ہیں۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب وصیت ۱۳۸۲۱ ساکن چک ۹ عبدالستار والا ضلع بہاولپور کے موجودہ ایڈریس کا اگر کسی صاحب کو علم ہو یا خود موصیہ یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان

تحریک جدید میں ایک تجربہ کار مالی کی ضرورت ہے خواہش احباب ۴ ۸ ۳ تک اپنی درخواستیں اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ انصار اللہ کی سفارش کے ساتھ دفتر وکالت دیوان میں بھجوا دیں۔ تنخواہ اور دیگر مراعات وغیرہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائیں گی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

الفضل کے بیرون پاکستان خریداروں کی خدمت میں ضروری گزارش

الفضل کے بیرون پاکستان خریدار حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اخبار کی قیمت، ازراہ کرم اپنے ملک کے نیشنل بنک آف پاکستان کی برانچ میں جمع کرا کر اس کی ٹی ٹی منیجر الفضل کے نام بھجوایا کریں۔ اس طرح ان کی قیمت بہت جلد دفتر الفضل میں پہنچ سکتی ہے۔ بصورت دیگر ان کے مرسلہ چیک یا ڈرافٹ کی وصولی میں تین تین چار چار ماہ بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ اور تعمیل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(عباد اللہ گھمانی منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

• — خاکسار کی والدہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ میاں جلال الدین صاحب (مرحوم) آف دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور مورخہ ۲۵ دسمبر کو وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جنازہ گوجرانوالہ سے بذریعہ ویگن ربوہ لایا گیا۔ اگلے دن یعنی ۲۶ دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ہم رواقفین سے تعزیت فرمائی۔ بعدہ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

والدہ محترمہ صوم و صلوٰۃ کی بڑی پابند تھیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۸۵ سال تھی۔ ۱۹۰۹ء میں آپ نے بیعت کی۔ آپ کے دیگر عزیز و اقارب گو غیر احمدی تھے۔ مگر آپ اللہ کے فضل سے تعلیم سلسلہ پر بڑی پابندی سے عمل پیرا رہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑی محبت تھی۔ جماعتی اجلاسات اور نماز جمعہ میں بڑی باقاعدگی سے شامل ہوتی تھیں۔ حسب توفیق چندوں میں بھی حصہ لیتیں۔ آپ مکرم محترم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری مرحوم آف گنج مغلپورہ لاہور کی خوش دامن تھیں۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ کی وفات سے ہم اہل خاندان قیمتی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد یعقوب راہوالی ضلع گوجرانوالہ)

• — مکرم ملک محمد حنیف صاحب سابق مینیجر ملٹری ڈیری فارمز ابن مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب آف سرڑعہ ضلع ہوشیارپور مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۸۴ء بروز جمعہ سوا چھ بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے اپنے گھر واقع دارالنصر غربی میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ان کی عمر ۶۸ برس تھی۔ مرحوم کا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۴ جنوری کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھایا۔ نیز مرحوم کے عزیزوں سے تعزیت فرمائی۔ بعد ازاں قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے دعا کرائی۔

مرحوم خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم و مغفور کے بہنوئی، ماموں زاد بھائی اور برادر نسبتی تھے۔ نیز مجاہد البانیہ حضرت مولوی محمد دین صاحب شہید کے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کے بڑے بیٹے مکرم محمد رشید صاحب کراچی میں اور چھوٹے بیٹے مکرم محمد انور صاحب امریکہ میں ہیں۔ بڑی بیٹی مکرمہ عابدہ سلطانہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الرحیم حامد صاحب نائیجیریا میں اور چھوٹی بیٹی مکرمہ حامدہ سلطانہ بیگم صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ میں لیکچرار ہیں۔

مرحوم نہایت نیک سادہ مزاج، بذلہ سنج اور غیرت مند طبیعت والے تھے۔ بسلسلہ کی مالی تحریکات میں بخوشی حصہ لیتے تھے۔ محلہ کے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینا ان کا معمول تھا۔ وفات کے وقت ۲۲ بچے ان کے زیر تعلیم تھے اور وفات سے تھوڑی دیر قبل اسی نیک کام میں مشغول تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جملہ پسماندگان نیز آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ بیٹوں اور بیٹیوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

• — ۱۵ جنوری ۱۹۸۴ء بروز اتوار ایک بجے دوپہر محترم پیر سعید احمد صاحب آف ڈیرہ دون لاہور میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ محترم پیر عبدالرشید صاحب مرحوم کے فرزند، مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش قادیان کے برادر نسبتی صوبیدار عبدالمنان سابق افسر حفاظت حضرت خلیفۃ المسیح کے ماموں تھے۔

احباب ان کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

تَاللّٰہِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِکَ فَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ فَھُوَ وَلِیُّھُمُ الْیَوْمَ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (النحل آیت ۶۴)

ترجمہ:۔ اللہ کی قسم ہم نے تجھ سے پہلے کی امتوں کی طرف رسول بھیجے تھے پھر انہیں شیطان نے ان کے بداعمال خوبصورت کر کے دکھائے۔ سو آج وہی ان کا آقا (بنا ہوا) ہے اور (وہ اس کے پیچھے جا رہے ہیں) ان کے لئے ایک دردناک عذاب مقدر ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بعض سابقہ نافرمان قوموں میں پھیلی ہوئی معاشرتی برائیوں اور ان کے برے انجام کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرمایا ہے۔

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ کَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْھُمْ قُوَّۃً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْھَآ اَکْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْھَا وَجَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَظْلِمَھُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ کَانَ عَاقِبَۃَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰی اَنْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَکَانُوْا بِھَا یَسْتَھْزِءُوْنَ ۝

(الروم آیت ۱۰، ۱۱)

ترجمہ:۔ کیا وہ (یعنی کفار مکہ) زمین میں نہیں پھرے اور یہ نہیں دیکھا کہ جو ان سے پہلے لوگ تھے ان کا انجام کیا ہوا تھا؟ وہ پہلے لوگ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین کو خوب اکھیڑا (یعنی خوب ہل چلایا) تھا اور اسے اس سے زیادہ آباد کیا تھا جتنا کہ انہوں نے آباد کیا ہے۔ اور ان کے رسول ان کے پاس دلائل لے کر آئے تھے کیونکہ اللہ کی شان کے مطابق نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود (معاشرتی برائیوں میں ملوث ہو کر اور رسولوں کا انکار کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ پھر ان لوگوں کا جنہوں نے برے کام کئے تھے۔ اللہ کی آیات کا انکار کرنے کی وجہ سے برا ہی انجام ہوا اور وہ (تو) اللہ کی آیات سے ہنسی کیا کرتے تھے۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ کسی قوم یا اقوام میں معاشرتی برائیوں کی بھرمار اور ان کا اصلاح احوال سے انکار خطرہ کے سگنل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ایسی اقوام (اور فی زمانہ دنیا میں ایسی اقوام کی کمی نہیں) ذرا ہوش سے کام لے کر گزری ہوئی ایسی ہی اقوام کے طرز عمل اور انجام سے عبرت پکڑیں تو وہ ان کے عبرت ناک انجام سے بچ سکتی ہیں۔ لیکن یہ بھی از روئے تاریخ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو عبرت پکڑتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نافرمان قوم کے بگڑے ہوئے افراد کی ذہنیت کو آشکار کرنے کی غرض سے خود انہیں مخاطب کر کے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ (النمل آیت ۶۴)

تم بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو۔

ربوہ کے احباب متوجہ ہوں

احباب سے گزارش ہے کہ گول بازار ربوہ میں احسان جنرل سٹور پر لوکل ایجنسی روزنامہ الفضل نے مستقل رابطہ کا انتظام کیا ہے۔ یہاں پر ایک کاپی رکھ دی گئی ہے۔ جو خریدار الفضل کو مفید مشورہ دینا چاہتے ہوں یا کوئی شکایت ہو تو اس کاپی پر اندراج فرمائیں فوری تدارک کی کوشش کی جائے گی۔ نیز آئندہ سے خریدار حضرات اس دکان پر اپنے ماہوار بل بھی ادا فرما سکتے ہیں۔ جو نئی اخبار جاری کروانا چاہتے ہوں وہ بھی اسی دکان سے رابطہ قائم فرمائیں اور توسیع اشاعت میں تعاون فرمائیں جزاکم اللہ

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۵۴۲۵

میں شمشیر علی ولد محمد علی صاحب قوم تانخوزنگ پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ضلع جھنگ آف انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۳-۱-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد -
شمشیر علی ولد محمد علی صاحب -
ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ -

گواہ شد ۱ -
مسعود احمد حسن ولد حسین الدین صاحب
وصیت نمبر ۲۴۴۰۲ -
گواہ شد ۲ عبدالوہاب صاحب -
وصیت نمبر ۲۴۴۱۵ -

مسل نمبر ۲۵۴۲۶

میں بشیر الرحمٰن ولد شہید الرحمٰن صاحب قوم بنگالی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدی پارہ میلہ بنگلہ دیش حال ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۳-۱۰-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۹۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد -
بشیر الرحمٰن ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ -
گواہ شد ۱ خلیل احمد صاحب تنویر ولد نزیر احمد صاحب وصیت نمبر ۲۳۶۴۸ -
ناصر ہوسٹل ربوہ
گواہ شد ۲ نعیم احمد صاحب ولد فضل احمد صاحب - وصیت نمبر ۲۴۳۸۶ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ -

مسل نمبر ۲۵۴۲۷

میں مبشر احمد خالد ولد ولی محمد صاحب - قوم کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکہ شریف ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۳-۱۰-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد -
مبشر احمد صاحب خالد ولد ولی محمد صاحب
چکہ ضلع سرگودھا - حال ناصر ہوسٹل ربوہ
گواہ شد ۱ - نعیم احمد صاحب
موصی نمبر ۲۴۳۸۶ - ناصر ہوسٹل ربوہ
گواہ شد ۲ - خلیل احمد صاحب
تنویر ولد نزیر احمد صاحب -
وصیت نمبر ۲۳۶۴۸ - ناصر ہوسٹل ربوہ

مسل نمبر ۲۵۴۲۸

میں محمود ناصر ثاقب ولد غلام محمد بشیر صاحب قوم گوجر پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکندر چک نمبر ۳۰ گجرات حال ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۳-۱۰-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک صد ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد -
محمود ناصر ثاقب ولد غلام محمد بشیر صاحب
ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ -
گواہ شد نمبر ۱ - خلیل احمد صاحب تنویر - ولد نزیر احمد صاحب وصیت نمبر ۲۳۶۴۸ - گواہ شد نمبر ۲ مبشر احمد صاحب ایاز ولد سید اصغر حسین صاحب - وصیت نمبر ۲۳۱۳۳ -

مسل نمبر ۲۵۴۲۹

میں شازیہ نعیم بنت راجہ نعیم احمد صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۳-۱۱-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ وزنی طلائی بالیاں ۳۰۵۰۰ گرام مالیت -/۶۶۲ روپے ۲۔ وزنی انگوٹھی ۳۰۰ گرام مالیت -/۶۴۷ روپے۔
کل جائیداد - مالیت -/۱۳۰۹ روپے
اس وقت مجھے -/۲ روپے ماہوار جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبدہ -
شازیہ نعیم - ۱۲/۱۱ دارالرحمت غربی ربوہ
گواہ شد نمبر ۱ - راجہ نعیم صاحب والد موصیہ - ورائٹی اسٹور رحمت بازار ربوہ
گواہ شد نمبر ۲ - چوہدری فرزند علی صاحب - ۱۳/۵ دارالرحمت غربی ربوہ
وصیت نمبر - ۷۴۹۴ -

استغفار کس طرح کیا جائے

"استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہیں ..... بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی۔ مگر جو استغفار کا مطلب اور معنی پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جاویں گے۔ انسان کو چاہیئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔ خوب یاد رکھو لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

تاریخ گواہ ہے کہ احمدی پاکستان سے محبت کرنے والے ہیں

نظارت امور عامہ کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز

ربوہ ۲۳ جنوری۔ ساری تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان کے احمدی اپنے وطن سے محبت کرنے والے اور اس کے وفادار ہیں اور نام نہاد مولویوں نے ہمیشہ پاکستان کے مفادات کو نقصان پہنچایا ہے۔ یہ بات نظارت امور عامہ کے ایک پریس ریلیز میں بتائی گئی ہے جو آج یہاں جاری کی گیا ہے۔

پریس ریلیز میں جمعیت اہلحدیث پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اراکین علامہ عبدالقادر ندوی مولانا قاضی محمد اسلم سیف اور مولانا قاری محمد ایوب فیروز پوری صاحبان کے بیان شائع شدہ نوائے وقت ۱۸ جنوری ۱۹۸۴ء پر تبصرہ کرتے ہوئے ان صاحبان کے الزامات کی سختی سے تردید کی گئی ہے۔ ان صاحبان نے اپنے بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ

"قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے"

امور عامہ نے اپنے پریس ریلیز میں کہا ہے کہ مولانا صاحبان بیان دینے کا شوق پورا کرنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے۔ ورنہ ملک کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ نے کبھی ملک کا امن خطرے میں ڈالنے والی حرکت نہیں کی جبکہ نام نہاد علماء کرام عموماً ایسے وقت اندرون ملک فتنہ و فساد بھڑکاتے ہیں جبکہ پاکستان کو بیرونی دشمنوں سے خطرہ درپیش ہوتا ہے۔ اس طرح صریحاً وطن دشمنی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ان علماء کے جملہ الزامات خود ساختہ اور فرضی ہیں اور محض افترا پر مبنی ہیں اور ملک کے باشعور عوام ان کی حقیقت سے خوب آگاہ ہیں۔

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ اپریل بروز جمعۃ تا مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء ایوان محمود ربوہ میں سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہوگی (انشاء اللہ تعالیٰ)

قائدین علاقہ و اضلاع اور قائدین مجالس دعاؤں اور مسلسل کوشش سے کام لے کر تمام مجالس سے اس کلاس کے لئے نمائندے تیار کریں اور نمائندگان کی فہرستیں مرکز میں ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ والسلام

خاکسار: محمود احمد
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

- مکرم عبدالرشید صاحب سمارٹی نمائندہ الفضل کراچی کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں کا عطا کیا ہے۔ نومولود مکرم محترم مولانا محمد صادق صاحب سمارٹی مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ اور اپنے مرحوم دادا کی طرح دین کا سچا خادم بنائے۔ آمین ثم آمین۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

- یکم جنوری ۱۹۸۴ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی ملک خالد محمود صاحب اقصیٰ روڈ ربوہ کو بیٹی عطا فرمائی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام ریحانہ محمود تجویز فرمایا ہے۔

ریحانہ محمود ملک عبدالقدیر صاحب عاصم مرحوم مغلپورہ لاہور کی پوتی اور ملک سعید احمد صاحب S.D.O ملٹری مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت نومولودہ کے نیک اور بلند اقبال ہونے کے لئے دعا کریں۔
(ملک راشد محمود مغلپورہ لاہور)

مکرم میاں بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ

وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میرے خسر مکرم میاں بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت کوئٹہ اور ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ صوبہ بلوچستان مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۸۴ء دل کا شدید دورہ پڑنے سے کراچی میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کو انصار اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر ربوہ میں دل کا پہلا دورہ پڑا۔ لاہور میں آنے پر ڈاکٹر عبدالرؤف یوسف صاحب کو دکھایا گیا۔ جن کے علاج سے قدرے افاقہ ہوا۔ طبیعت سنبھلنے پر وہ ۲۸ نومبر کو کوئٹہ تشریف لے گئے مگر شدید سردی کے باعث وہ ۲۸ نومبر ۱۹۸۳ء کو کراچی تشریف لے گئے۔ اس وقت وہ اپنی بیٹی ڈاکٹر صادقہ سلطانہ کی کالوجسٹ کے پاس قیام پذیر تھے۔ شام ۶½ بجے کے قریب ۱۴ جنوری کو انہیں پھر دل کا شدید حملہ ہوا۔ وہ اس وقت سوشل سکیورٹی ہسپتال لانڈھی میں داخل تھے۔ دورہ کے دوران انہوں نے اپنے عزیزوں کو خدا حافظ اور السلام علیکم کہا اور ۷ بجکر ۱۷ منٹ پر ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

مرحوم کا جنازہ ۱۵ جنوری کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور لایا گیا۔ اور نماز جنازہ مکرم مجید صاحب کے گھر واقع وائٹ ہاؤس لین میں مکرم میجر ملک محی الدین صاحب صدر حلقہ اسلامیہ پارک لاہور نے پڑھائی۔ میت کو ایمبولنس کے ذریعہ ربوہ لے جایا گیا۔ حضور نے ازراہ شفقت بعد از نماز عشاء مسجد مبارک میں جنازہ پڑھایا اور عزیزان سے اظہار تعزیت اور مصافحہ فرمایا۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے جنازہ لے جایا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

مرحوم نہایت خوش اخلاق۔ ملنسار اور کم گو تھے۔ جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ جوانی میں امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ رہے۔ اس وقت ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ صوبہ بلوچستان کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ اپنی اولاد کو خدمت دین کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ تمام بزرگان سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(عبدالحفیظ گوندل B-S بلاک - B سمن آباد۔ لاہور)

درخواست دعا

خاکسار کا بڑا لڑکا چند دنوں سے بیمار ہے احباب جماعت کی خدمت میں اس کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد انور خان۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احمد میڈیکل سٹور
ادویات بازار سے بارعایت خریدیں۔ بچوں اور بچیوں کے لئے کوالیفائیڈ سٹاف نرس کا انتظام ہے۔ جنرل سٹور کا سامان بھی دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: چوہدری مشتاق احمد اقصیٰ روڈ۔ سراج الدین مارکیٹ ربوہ

اکسیر سرکن
جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔
فی پیکٹ -/۳، درجن -/۲۷۔
گرس ۳۰۲/۴۰
بونس علاوہ۔ تفصیلات کے لئے
کیوریٹو ویٹرنری کمپنی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷